REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ ۶ پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۳۰ تبوک ھش ۱۳۴۰ | ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۲۶

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء بوقت ½۱۱ بجے قبل دوپہر

کل بھی حضور کو ضعف کی شکایت اور بے چینی رہی۔ رات نیند نسبتاً بہتر آگئی۔ اس وقت کچھ بے چینی ہے۔

احباب جماعت ان دنوں خاص توجہ درد و الحاح اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

## صدر ناصر کی حکومت کے خلاف شامی فوج کی بغاوت

### مطالبات منظور کرنے کے وعدے پر سات گھنٹے کے بعد بغاوت ختم ہوگئی



عمان ۲۹ ستمبر۔ کل شام صدر ناصر کی حکومت کے خلاف شامی فوجوں کی بغاوت سات گھنٹے کے بعد ختم ہوگئی۔ باغی لیڈروں نے بغاوت کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ صدر ناصر کے نمائندوں نے ہمارے مطالبات منظور کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ دمشق ریڈیو پر انقلابی کمان نے اعلان کیا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر جنگ مارشل عبدالحکیم امر اور بعض دیگر اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا ہے کہ وہ شامی افسروں کے مطالبات کو منظور کرنے کے سلسلہ میں فوری اقدامات عمل میں لائیں گے۔

دمشق ریڈیو اس سے قبل صبح ہی سے مسلسل انقلابی اعلانات کر رہا تھا۔ اور اس نے دعوےٰ کیا تھا کہ باغی لیڈروں نے سارے فضائی اڈوں اور بندرگاہوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور سرحدوں کو بند کردیا گیا ہے۔ سات گھنٹے کے بعد انقلابی اعلانات یکدم رک گئے ریڈیو نے سابقہ معمول کے مطابق گانے اور خبریں وغیرہ نشر کرنا شروع کردیئے اگرچہ باغیوں نے اعلان کیا تھا کہ ان کی تحریک کا کسی خاص فرد یا گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ یہ بغاوت شام کے مرد آہن کرنل عبدالحمید سراج کی نائب صدارت سے علیحدگی کا نتیجہ ہے۔ کرنل سراج کو داخلی امور کا انچارج بنایا گیا تھا لیکن انہیں کوئی اختیار حاصل نہ تھا۔ اور مارشل عبدالحکیم امر وزیر جنگ کے ساتھ ایک جھڑپ کے بعد انہوں نے استعفےٰ دے دیا تھا۔ بیروت کے اخبارات نے اپنی ۲۰ ستمبر کی اشاعت میں کرنل سراج اور مارشل امر کے درمیان زبردست اختلافات کی خبریں شائع کی تھیں ٭

### کراچی کے خدام کیلئے ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے آئندہ دو سال کے لئے (۶۳-۶۲-۶۱) قائد کا انتخاب احمدیہ ہال میں یکم اکتوبر بروز اتوار صبح ½۹ بجے زیر صدارت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ہوگا۔ جملہ خدام بروقت تشریف لاکر اس ضروری الیکشن میں شرکت کریں۔

خاکسار :- مبارک مصلح الدین احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

### سرکاری ملازمین اپنی املاک کی تفاصیل ظاہر کریں

راولپنڈی ۲۹ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کے تمام ملازموں کو ہر سال آخری پندھواڑے میں اپنی املاک کے بارے میں حکومت کو بتانا ہوگا نیز انہیں اپنی غیر منقولہ املاک میں تبدیلی کے بارے میں بھی حکومت کو مطلع کرنا ہوگا۔ جن سرکاری ملازمین نے اب تک اپنی املاک کے بارے میں حکومت کو تفصیل پیش نہیں کی۔ انہیں تفصیل پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ٭

## مجالس انصار اللہ علاقائی کراچی، سابق سندھ و بلوچستان کا سالانہ اجتماع کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا

### کراچی کے ۱۳۵ انصار کے علاوہ بیرونی مجالس کے ۷۵ نمائندگان کی شرکت

کراچی — مجالس انصار اللہ علاقائی کراچی، سابق سندھ و بلوچستان کا سالانہ اجتماع جو ۲۳ ستمبر کو علی الصبح احمدیہ ہال کراچی میں شروع ہوا تھا دو روز تک جاری رہنے کے بعد ۲۴ ستمبر کی شام کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

اجتماع میں مجلس کراچی کے ۱۳۵ انصار کے علاوہ بیرونی مجالس کے ۷۵ نمائندگان نے شرکت کی۔ اور اجتماع کے دونوں روز ہمہ وقت احمدیہ ہال میں مقیم رہ کر یہ سارا عرصہ دعاؤں ذکر الٰہی اور دینی موضوعات پر تقاریر سننے میں گزارا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے مجلس مرکزیہ کے نمائندگان کی حیثیت سے ربوہ سے کراچی تشریف لاکر اجتماع میں شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن، مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن، مکرم بابو عبدالغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد

باقی دیکھیں صفحہ ۸

## انڈین وائی ایم سی اے باسکٹ بال ٹیم ۵ اکتوبر کو ربوہ آرہی ہے

### ٹیم اسی روز ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں سے میچ کھیلے گی

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ انڈین وائی ایم سی اے باسکٹ بال ٹیم جو آجکل پاکستان کا دورہ کر رہی ہے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ۵ اکتوبر کی صبح کو لاہور سے ربوہ آئے گی۔ اور اسی روز بعد دوپہر مہمان ٹیم اور ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں کے درمیان ایک میچ کھیلا جائے گا۔ ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں میں تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ بوائز بھی شامل ہوں گے۔ اس موقعہ پر ربوہ میں پاکستان کے بعض نامور کھلاڑیوں کی آمد بھی متوقع ہے۔

انڈین وائی ایم سی اے باسکٹ بال ٹیم حسب ذیل کھلاڑیوں پر مشتمل ہے:۔
ولیم لک، جی لکشمن، انجیاہ، محمود، جے جون، محمد شمس الدین، سیوا اسرا نیتھ، آر سری نواسن، رام ناتھ مدوگل، سی جے۔ ڈی سوزا، وی ہربرٹ دھن راج (کوچ)۔ جے این مکرجی (مینجر)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
— مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء —

# اسلامی توحید اور عیسائی تثلیث

ایک پادری صاحب نے حال ہی میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"مخلوق اور مادی چیزوں کے متعلق تو ہم اپنے ذہن میں ایک یا دو تین چار وغیرہ کا عددی تصور قائم کر سکتے ہیں لیکن خدا جو سراسر روح اور لامحدود ہے۔ اس کی ذات اور شخصیت کے متعلق ہم کوئی تصور قائم نہیں کر سکتے۔ خدا اپنی ذات وحدت میں باپ بیٹا اور روح القدس ہے۔ باپ کامل خدا ہے بیٹا کامل خدا ہے روح القدس کامل خدا ہے لیکن خدا تین نہیں بلکہ باپ بیٹا روح القدس واحد خدا ہے۔ باپ بیٹا روح القدس واحد خدا کو تین خدا کہنا سراسر دماغی تصورات کی کمزوری ہے۔ عددی تصور محض مخلوق اور مادی چیزوں کی بابت درست ہوتا ہے لیکن خدا باپ خدا بیٹا۔ خدا روح القدس لامحدود واحد خدا کی بابت ہم ایک یا تین کا عددی تصور قائم نہیں کر سکتے۔ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ خدا کے ۹۹ نام ہیں پھر بھی ۹۹ خدا نہیں بلکہ خدا کو واحد مانتے ہیں۔ لیکن جب مسیحی لوگ ذات وحدت کے لئے ۹۹ کی بجائے باپ بیٹا اور روح القدس کا نام لیتے ہیں۔ تو وہ تین خدا کا شور مچا دیتے ہیں۔ مجھے اسلامی توحید کے اس فلسفہ کی سمجھ نہیں آتی؟"

پادری صاحب فرماتے ہیں کہ "مجھے اسلامی توحید کے فلسفہ کی سمجھ نہیں آتی" حقیقت میں انہیں کہنا یہ چاہیئے تھا کہ "مجھے عیسائی توحید کی سمجھ نہیں آتی"۔ اسلامی توحید تو سیدھی اور صاف ہے کہ اللہ تعالےٰ واحد ہے وہ خالق ہے اور اس کی ذات کے سوا کائنات میں جو کچھ ہے مخلوق ہے۔ مگر اس کے خلاف پادری صاحب توحید کا یہ گورکھ دھندا پیش کرتے ہیں کہ خدا اپنی ذات وحدت میں باپ بیٹا اور روح القدس ہے۔ باپ کامل خدا ہے بیٹا کامل خدا ہے۔ روح القدس کامل خدا ہے لیکن خدا تین نہیں بلکہ باپ۔ بیٹا روح القدس واحد خدا ہے۔

کیا دنیا میں کوئی ایسا دماغ ہے جس میں الوہیت کا یہ تصور سما سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک باپ بیٹا ناشتہ کر رہے تھے۔ ناشتہ میں صرف ایک انڈا تھا۔ بیٹا جو نیا نیا فلسفی بنا تھا باپ سے کہنے لگا کہ یہ جو انڈا پڑا ہے یہ ایک نہیں ہے بلکہ تین ہیں ایک یہ جو پڑا ہے دوسرا وہ جو آپ کے ذہن میں ہے اور تیسرا وہ جو میرے ذہن میں ہے۔ باپ بیچارہ سیدھا سادھا آدمی تھا اور فلسفہ نہیں پڑھا تھا۔ اس نے وہ انڈا جو سامنے پڑا تھا اٹھا لیا اور منہ میں ڈال کر کہنے لگا۔ میں تو یہ انڈا کھا لیتا ہوں۔ تم وہ انڈا کھا لو جو تمہارے ذہن میں ہے۔ اسی طرح پادری صاحبان نے ایک کامل خدا کے علاوہ دو اور خیالی کامل خدا بنا رکھے ہیں۔ مسلمانوں کو تو ایک ہی کامل قادر مطلق خدا کی ضرورت ہے جو حقیقت ہے۔ باقی خیالی خداؤں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

پادری صاحب نے اللہ تعالےٰ کے ۹۹ ناموں کی مثال دی ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح ۹۹ ناموں سے اللہ تعالےٰ ۹۹ نہیں۔ اسی طرح باپ بیٹا اور روح القدس بھی تین نہیں بلکہ واحد خدا ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی ایک چیز میں مختلف صفات پائی جاتی ہوں۔ تو وہ مختلف صفات کے لحاظ سے مختلف اور متعدد ہو جاتی ہے۔ اور ہر صفت کے لحاظ سے کامل ہوتی ہیں مثلاً اگر گلاب کے پھول میں رنگ بھی ہو اور خوشبو بھی ہو تو رنگ بھی کامل گلاب کا پھول ہے اور خوشبو بھی کامل گلاب کا پھول ہے الغرض یہ ایک عجیب گورکھ دھندا ہے جو پادری صاحبان نے الوہیت کا بنا رکھا ہے۔

اگر اللہ تعالےٰ کی مختلف صفات کامل خدا ہیں اور سب صفات مل کر بھی کامل خدا ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کے ۹۹ صفاتی ناموں میں سے ایک صفت لے لی جائے۔ اور باقی صفات کو حذف کر دیا جائے تو کیا پھر بھی خدا وہ تمام کام کر سکے گا جو ۹۹ صفات کی وجہ سے وہ کر سکتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ کا نام رب العالمین ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ فرض کیجئے کہ ان چار صفتوں میں سے تین آخری صفات حذف کر دی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ صرف رب العالمین رہ جاتا ہے۔ تو کیا وہ پھر بھی کامل خدا رہ جائے گا؟ جب وہ نہ رحیم ہوگا نہ رحمٰن اور نہ مالک یوم الدین۔ تو وہ رب العالمین بھی نہیں ہو سکتا۔

اسلامی توحید میں اور عیسائی توحید میں اگر اس کو توحید کہا جائے یہ فرق ہے کہ اسلامی توحید کے مطابق اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے واحد ہے اس کے قطعاً تین حصے جو اپنی ذات میں کامل خدا ہوں نہیں کئے جا سکتے۔ جب عیسائی یہ کہتے ہیں کہ باپ بھی کامل خدا ہے بیٹا بھی کامل خدا ہے۔ اور روح القدس بھی کامل خدا ہے تو اس کے معنے یہی ہیں کہ تینوں اپنی اپنی جگہ پر کامل خدا ہیں اس طرح عیسائی تین خداؤں کو ایک خدا بنا دیتے ہیں اور ایک خدا کو تین خداؤں میں تقسیم کر دیتے ہیں جو محال عقلی ہے اگر دو خداؤں یعنی بیٹا اور روح القدس کو حذف کر دیا جائے۔ تو پھر بھی باقی کامل خدا جو باپ ہے رہ جاتا ہے۔ جب باپ کامل خدا موجود ہے تو پھر بیٹے خدا اور روح القدس خدا کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر باپ خدا اور بیٹا خدا نہ ہوں تو روح القدس کامل خدا موجود رہتا ہے۔ اور باپ خدا اور روح القدس خدا کے نہ ہونے کی صورت میں بیٹا خدا کافی ہے۔ پھر تین کامل خداؤں کی کیا ضرورت ہے۔

حیرت ہے کہ یہ پادری صاحبان خود ہی تو واحد کامل خدا کو تین کامل خداؤں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور خود ہی یہ کہتے ہیں

جب مسیح لوگ ذات وحدت کے لئے
۹۹ کی بجائے باپ بیٹا اور روح القدس
کا نام لیتے ہیں، تو وہ (مسلمان) تین
خداؤں کا شور مچا دیتے ہیں۔

تثلیث (Trinity) کا لفظ مسلمانوں نے نہیں بلکہ خود عیسائیوں نے ایجاد کیا ہے مگر پادری صاحب الزام مسلمانوں پر لگاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ خدا تعالےٰ تو واحد ذات ہے اور بیٹا اور روح القدس اس کی صفات ہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ جس طرح گلاب کے پھول کی صرف خوشبو یا صرف رنگ کامل گلاب کا پھول نہیں کہلا سکتے اسی طرح بیٹا اور روح القدس اپنی اپنی ذات میں کامل خدا نہیں ہو سکتے۔

پادری صاحب اس ٹریکٹ میں فرماتے ہیں کہ "خدا قادر مطلق ہے اس کو اپنے ظہور یا تجسم پر قدرت اور اختیار ہے اور کوئی انسان اس معاملہ میں خدا کا صلاح کار نہیں ہو سکتا "خداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کون اس کا صلاح کار ہوا"؟ (رومیوں ۱۱: ۳۴) "خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے"؟ (کرنتھیوں ۲: ۱۶) محض مخلوقات کے مشاہدات سے خالق اور قادر مطلق خدا کا تصور اور اس کی ذات پر اعتماد رکھنا ایک فرضی اور نامکمل ایمان ہے۔ کیونکہ خدا کے ظہور یا تجسم کے بغیر انسان کا ایمان کچا اور ڈانواں ڈول رہتا ہے لیکن خدا کے ظہور و تجسم کے وسیلہ سے ایمان زندہ اور مضبوط رہتا ہے۔ اہل اسلام بھی متفق الایمان ہیں کہ کوہ طور پر آگ کی صورت میں خدا کی الوہیت کا ظہور اور دیدار ہوا تھا۔ اور خدا نے حضرت موسےٰ کے ساتھ کلام کیا تھا (نمل ۱۔ آیت ۹) روز قیامت ہم مجسم خدا کا دیدار کریں گے (قیامہ ۲۲-۲۳) خدا دو کمان کے فاصلہ پر نزدیک آیا (نجم ۹)"

رومیوں (۱۱: ۳۴) میں جو کہا گیا ہے کہ "خداوند کی عقل کو کس نے جانا یا کون اس کا صلاح کار ہوا"

اور کرنتھیوں (۲: ۱۶) میں جو کہا گیا ہے کہ خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے۔

یہ ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ
خدا قادر مطلق ہے

یہ تعریف تو صرف ایسے خدا تعالےٰ کی ہو سکتی ہے۔ جو اسلام کے عقیدہ کے مطابق واحد قادر مطلق خدا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس کا مشیر نہیں عیسائیوں کے تین میں ایک اور ایک میں تین خداؤں کے متعلق ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ جب ایک ہی کامل واحد خدا قادر مطلق ہے۔ تو تین قادر مطلق خداؤں کی کیا ضرورت ہے۔ کیا پادری صاحب بتا سکتے ہیں کہ جب بیٹے کامل خدا نے تجسم اختیار کیا تھا تو باپ کامل خدا اور روح القدس کامل خدا کے مشورہ سے کیا تھا یا اپنے آپ ہی کیا تھا۔ اگر اس نے دوسرے کامل خداؤں کے مشورہ سے کیا تھا تو رومیوں اور کرنتھیوں کی اوپر کی باتیں غلط ہو جاتی ہیں اور اگر کہا جائے کہ اس نے بغیر مشورہ کے کیا تھا۔ تو یہ اچھے کامل اور قادر مطلق خدا ہیں جو کوئی کام کرنے کے لئے ایک دوسرے سے صلاح و مشورہ بھی نہیں کرتے اور جو کسی کے جی میں آتا ہے کر گزرتا ہے

بے شک خدا تعالےٰ اسلام کے نزدیک بھی قادر مطلق خدا ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ بے فائدہ کام بھی کرتا ہے چنانچہ تجسم اختیار کرنا نہ صرف اس کی شان کے خلاف ہے بلکہ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ثبوت ہے کہ اس نے کبھی اور کسی وقت تجسم اختیار کیا۔ اگر کہا جائے کہ بیٹے خدا نے یسوع مسیح کی صورت میں تجسم اختیار کیا تھا۔ تو یہ محض ایک خیال ہی خیال ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ یسوع مسیح کی زندگی کے جو حالات اناجیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت عاجز انسان تھا۔ اس میں تو اتنی بھی قدرت نہیں تھی کہ وہ اپنے آپ کو صلیب پر لٹکائے جانے اور صلیب پر بلا تیاگ دینے سے بچا لیتا۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آتش نمرود کو دعا سے گلزار بنا دیا تھا۔ نمرود ایسے جابر بادشاہ کے انتظام کو درہم برہم کر دیا تھا۔ مگر یسوع مسیح ساری رات موت کے پیالہ سے بچنے کے لئے دعائیں مانگتے رہے اور صلیب پر بھی "ایلی ایلی لما سبقتنی" پکارتے رہے۔ بقول اناجیل نہ تو وہ خود اپنے آپ کو موت سے بچا سکے۔ اور نہ باپ خدا اور نہ روح القدس خدا ان کی مدد کو پہنچا۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

# نماز باجماعت کو اللہ تعالیٰ نے نہایت ضروری قرار دیا ہے اس میں کوتاہی کرنیوالے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

## خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ نوجوانوں میں نماز باجماعت کی عادت کو راسخ کریں

(فرمودہ ۱۴ رجون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا۔ ہر چیز کا

### ایک اہم اور ضروری حصہ

ہوتا ہے جس کو نظر انداز کرنے سے اُس چیز کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی یوں تو ہر حصہ ہی اپنی ذات میں ضروری ہوتا ہے اور کسی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جو حصہ اس کا بمنزلہ دل اور دماغ کے ہو اس کو ترک کر دیں تو کسی صورت میں بھی مفید نتائج پیدا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

### مذہب کا اہم ترین حصہ

عبادتِ الٰہی ہے اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم ورواج کا نام رہ جاتا ہے اور صرف ظاہری اور رسمی تعلق دنیا اور خدا تعالےٰ سے رہ جاتا ہے۔ دراصل خدائی احکام سے بے اعتنائی کرنے والے کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات تو وہ ایک چیز کا بالکل ہی منکر ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ منکر تو ہوتا ہے لیکن کسی خوف یا سوسائٹی کے دباؤ کی وجہ سے اس کا کھلم کھلا انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ

### کئی قسم کی توجیہات

کرنے لگ جاتا ہے مثلاً وہ کہتا ہے میں دین کا تو قائل ہوں لیکن فلاں امر کے متعلق میرا نقطۂ نگاہ مختلف ہے ایسے لوگ نماز روزہ حج اور زکوٰۃ وغیرہ ہر قسم کے احکام کی توجیہات کرنے لگ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں اصل چیز تو دل کی صفائی ہے ان بندشوں کے اندر کیا رکھا ہے مثلاً وہ زکوٰۃ کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ دراصل یہ حکم تو اللہ تعالےٰ نے اس لئے دیا تھا کہ غرباء کو ابھارا جائے اور ان کیلئے کسی کام یا پیشہ کا انتظام کیا جائے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہہ جاتے ہیں کہ یہ کتنی قابلِ شرم بات ہے کہ قوم کا ایک حصہ دوسروں کا دستِ نگر ہو اور وہ ان کے سرمایہ کے سہارے اپنی زندگی کے ایام بسر کرتا ہے اس لئے بجائے اس کے کہ انکو سرمایہ سے مدد دی جائے ان کے

### عزتِ نفس کے جذبات

کو ابھارنا چاہیئے اور انہیں کسی کام پر لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گویا وہ اپنے بخل اور بے عملی کو چھپانے کے لئے کہتے ہیں کہ یہ بات جو ہم پیش کر رہے ہیں۔ یہی اعلےٰ درجہ کے اخلاق میں سے ہے اور اس سے زیادہ جو لوگ زکوٰۃ پر زور دیتے ہیں وہ اخلاق فاضلہ کو کچلنا چاہتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ وہ خدا تعالےٰ کے پیشکردہ اخلاق کے مقابلہ میں اپنے پیشکردہ عندیہ کو زیادہ عمدہ اور اہم قرار دیتے ہیں اسی طرح

### حج کے متعلق کہتے ہیں

کہ پہلے زمانہ میں قوم کی اصلاح کی ذمہ واری چونکہ ان لوگوں پر تھی جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے اس لئے حج کا حکم تھا تاکہ لوگ ہر سال ان کے پاس پہنچ جایا کریں اور ان سے مناسب ہدایات لے کر اپنے اپنے ملک میں واپس آ جایا کریں اور قوم کی اصلاح کریں لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے اور اب دنیا کے ہر ملک میں عقلاء اور فضلاء پائے جاتے ہیں اس لئے اب اس حکم پر عمل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ اب تو یہ حالت ہے کہ ہندوستان۔ چین۔ جاپان۔ جاوا سماٹرا۔ افریقہ۔ امریکہ اور یورپ وغیرہ تمام ممالک میں اعلےٰ درجہ کے مدبّر لوگ پائے جاتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ

### قوم کی اصلاح

کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اس لئے (نعوذ باللہ) مکہ میں جانا ضروری نہیں رہا۔ بلکہ وہ یہانتک کہہ جاتے ہیں کہ ایسے دماغ مکہ میں کہاں مل سکتے ہیں جو ان علاقوں میں ہیں اس لئے مکہ میں جا کر اپنی قوم سے کٹ جانا کونسی دانشمندی ہے اور حج تو پرانے رسم ورواج کی پابندی ہے ورنہ حالات بدل جانے کی وجہ سے حج پر جانے اور رقم برباد کرنے کی ضرورت نہیں رہی اس طرح گو وہ حج کا کھلم کھلا انکار نہیں کرتے لیکن توجیہات کر کے وہ انکار سے بھی آگے گذر جاتے ہیں اور حج کے فلسفہ کے بالمقابل اپنا ایک فلسفہ پیش کر کے سمجھتے ہیں کہ ہمارا پیشکردہ فلسفہ اللہ تعالےٰ کے فلسفہ سے زیادہ نمایاں اور اچھا ہے۔

اسی طرح

### روزہ کا حکم ہے

وہ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگ نیم وحشی اور جنگلی تھے۔ اور وہ اس قدر زیادہ کھاتے تھے کہ اپنے معدوں کا خیال نہ رکھتے تھے۔ اس لئے روزے کا حکم دے دیا گیا۔ لیکن آج کل تو تعلیم اور تہذیب کا زمانہ ہے ہر شخص غذا کا پرہیز جانتا ہے۔ اور وٹامن بی اور وٹامن اے کو اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے اس لئے آج کل وہ خطرات نہیں رہے جو پہلے زمانہ میں تھے۔ پس یہ حکم صرف اس زمانہ کے لئے مخصوص تھا۔ تاکہ وہ لوگ گیارہ ماہ کی بدپرہیزی کو ایک ماہ روزے رکھ کر دور کر سکیں۔ غرض وہ لوگ اگر منکر ہوتے ہیں تو ایسی توجیہات پیش کر کے اپنے انکار اور کمزوری کو چھپانا چاہتے ہیں اور اگر وہ پوری طرح منکر نہیں ہوتے تو بھی

### اسی قسم کے دلائل

سے اپنی بات کو اونچا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا فلسفہ اس فلسفہ سے بہتر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی بات ہے کہ آپ کے سامنے کسی نے اسی قسم کا ایک واقعہ بیان کیا اور آپ اس پر بہت ہنسے وہ بات یہ تھی کہ کوئی شخص ولایت سے ہو کر واپس علیگڈھ آیا اور اس نے ایک لیکچر دیا کہ پرانے زمانہ میں تو کسی جگہ بھی نماز پڑھی جا سکتی تھی کیونکہ

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## نمازوں کو باقاعدہ التزام سے ادا کرو

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہانتک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعیات کی طرف مائل ہیں۔ کہا کرتے ہیں کہ نیچر کی مذہب قابلِ اتباع ہے۔ کیونکہ اگر حفظِ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟ سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں۔ بعض وقت دوائیاں کارگر نہیں ہوتیں ... جاتی ہیں اور حفظِ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آ سکتے۔ نہ دوا نہ کام آ سکتی ہے۔ نہ طبیب حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۳)

ان لوگوں کے کپڑے میلے کچیلے ہوتے تھے وہ اگر مٹی پر کھڑے ہو کر بھی نمازیں ادا کرتے تو ان کے لئے مشکل نہ تھی۔ مگر آجکل یہ حالت نہیں رہی کہ لوگ اس قسم کے میلے کچیلے اور گندے کپڑے پہنیں بلکہ

## آج تو یہ حالت ہے

کہ لوگ صاف ستھرے رہتے ہیں اور چالیس روپے گز کے کپڑے کی پتلونیں اور کوٹ پہنتے ہیں۔ اس لئے وہ اگر مٹی پر نماز پڑھیں تو ان کے کپڑوں کا ستیاناس ہو جائے۔ اس سے کپڑوں کی کریز خراب ہو جاتی ہے۔ اور پتلون میں شکنیں پڑ جاتی ہیں پہلے زمانہ کے لوگ چونکہ تہ بند باندھتے تھے اس لئے وہ مٹی پر کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھ لیتے تو ان کے کپڑے خراب نہ ہوتے تھے اور ان کے لئے نماز معقول بھی تھی۔ مگر آج کل پتلون پہن کر نماز پڑھنا تو کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے (مقرر لیکچرار نے ذرا زور دیکر کہا)

## کیا تم سمجھتے ہو

کہ اگر آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو وہ اس قسم کے قیمتی کپڑوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہرگز نہیں۔ اس لئے اول تو نماز کی ضرورت ہی نہیں اور اگر اس پر زیادہ زور دیا جائے تو یہ ہونا چاہیئے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے اور رکوع اور سجدہ کے لئے ذرا سا سر جھکا دیا جائے اسی طرح روزے کا حکم بھی اس پرانے زمانہ کے لئے ہی تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں دماغی کام نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کی وحشت کو کچلنے کے لئے روزہ کا حکم دیدیا گیا تا کہ لوگ اعتدال پر رہ سکیں۔ مگر آجکل وہ حالت نہیں رہی۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ روزہ رکھنا ہی نہیں چاہیئے بلکہ

## میں یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ روزہ بے شک رکھا جائے مگر صبح دن چڑھے کے وقت تھوڑی سی چائے اور ایک آدھ بسکٹ کھا لیا جائے تا کہ شدید بھوک دماغی کاموں میں حارج نہ ہو (اس جگہ لیکچرار نے پھر ذرا زور دیکر کہا) میں پھر کہتا ہوں کہ اگر آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو آپ ضرور آجکل کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اجازت دے دیتے کہ صبح دن چڑھے چائے اور بسکٹ کا ناشتہ۔ اسی طرح عصر کے وقت چائے اور بسکٹ کھا لینا روزہ کی حالت میں ضروری ہے۔ یہ بات سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت ہنسے اور فرمایا جو شخص گمراہ ہو جاتا ہے وہ اپنے غلط فلسفہ کی تائید میں کیا کچھ کرتا ہے پس اس قسم کی باتیں نفس کی بیماری پر دلالت کرتی ہیں۔ کسی کا یہ کہنا کہ جو بات میری عقل میں آئے وہ صحیح ہے اور دوسری غلط۔ اس کا یہ قول حق سے روگردانی پر مبنی ہوتا ہے۔ جہاں تک سچے مذہب کے پہچاننے کا سوال ہے اس وقت تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں بات کیوں مانی جائے اور کیوں نہ مانی جائے۔ لیکن جب کسی کو اس امر کا یقین ہو جائے کہ فلاں مذہب سچا ہے اور وہ اس مذہب کے پیروؤں میں داخل ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ آنکھیں بند کر کے احکام الٰہی پر عمل کرتا چلا جائے اور

## کسی قسم کی توجیہات نہ کرے

اسی طرح کوئی شخص یہ تو کہہ سکتا ہے کہ نہ معلوم فلاں بات خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ لیکن اگر وہ غور و فکر اور تدبر کے ساتھ یقین کرے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تو پھر اس کا اپنی عقل کے پیچھے اندھا دھند چل پڑنا ٹھیک نہیں ہوتا اور اگر وہ ایسا کرے تو یہ اس کی حماقت ہوگی اور بالکل ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے کہتے ہیں کہ کوئی پٹھان قدوری پڑھا ہوا تھا اس نے

## قدوری میں پڑھا

کہ حرکت کبیرہ مفسد نماز ہے اس کے بعد ایک دفعہ درس حدیث میں اس نے سنا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں سجدہ کی حالت میں تھے کہ حضرت امام حسینؓ آگئے اور آپؐ کے کندھوں پر چڑھ گئے اور آپؐ کافی دیر تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ آخر آپؐ نے حضرت حسینؓ کو نماز کی حالت میں ہی گود میں اٹھا لیا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ یہ سنکر پٹھان کو قدوری کا مسئلہ یاد آگیا اور وہ جھٹ بول اٹھا خو محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ اس احمق سے کوئی پوچھتا کہ جن کو علم قرآن دیا گیا تھا اور جنہوں نے علم لدنی پا کر

## قرآن کریم کی آیات کی تشریح

کی اور بعض کی تفصیلات اور بعض کی جزئیات بیان کیں ان کی بات کو غلط کہنے سے اور کیا حماقت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جو شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں بات چونکہ میری سمجھ میں نہیں آتی اور اس کے متعلق میری عقل الجھن میں ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو کچھ کہا وہ صحیح نہیں وہ اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔

پس کسی ایسی چیز کو غلط کہنا جس کے متعلق غلطی کا امکان ہی نہیں ہو سکتا نہایت بے وقوفی ہے۔

(باقی)

# حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات حسرت آیات

(از محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے)



(۲)

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کا لاہور کے کالجوں میں پڑھتے ہوئے احمدی طلباء کے ایک حصہ پر بھی بہت بڑا احسان ہے جب حضرت نواب صاحب مرحوم نے میٹرک پاس کر لی۔ اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لاہور کے گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے تو اس وقت تک احمدی طلباء مختلف کالجوں کے ہوسٹلوں میں رہتے تھے اور ان کے یکجا رہنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی اپنی رہائش کے لئے ان کے چچا سر ذوالفقار علی خانصاحب مرحوم کی عظیم الشان کوٹھی "زرافشاں" کوئینز روڈ پر موجود تھی۔ لیکن غریب دل نواب نے اپنے غریب احمدی بھائیوں کے ساتھ رہنا پسند کیا اور دوڑ دھوپ کر کے احمدیہ ہوسٹل قائم کروا دیا۔ اور اس کے لئے ایک بہت اچھا مکان کرایہ پر لیا گیا۔ سنہ ۱۹۱۵ء سے کر سنہ ۱۹۴۷ء تک جبکہ تقسیم ملک کے نتیجہ میں ہمیں قادیان سے ہجرت کر کے مغربی پنجاب آنا پڑا۔ یہ ہوسٹل قائم رہا۔ اسی ہوسٹل میں سنہ ۱۹۱۵ء-۱۹۱۶ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم و مغفور نے چند ماہ قیام کر کے ایم اے کا امتحان دیا۔ اس وقت حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل حضرت صاحبزادہ صاحب کی امتحان کی تیاری میں مدد فرماتے تھے۔ جب فروری سنہ ۱۹۱۵ء میں نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی شادی ہو گئی تو کالج کی تعلیم چھوڑ کر آپ مستقل طور پر قادیان تشریف لے گئے۔

حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نے اپنی زندگی میں لاکھوں کی جائیداد پیدا کی۔ اور یہ ساری جائیداد اپنی کوشش اور ہمت اور محنت سے ہی پیدا کی۔ اس جائیداد کے منتظم اور منصرم بھی وہ خود ہی تھے۔ یہانتک کہ اپنی لمبی اور خطرناک بیماری میں بھی اپنی جائیداد اور دیگر کاموں کی خود ہی نگرانی کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادگان ان کاموں کے سرانجام دینے میں کبھی کبھی ان کی کچھ مدد ضرور کر دیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کئی دفعہ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں خوب دولت پیدا کروں اور خدا کی راہ میں خوب چندے دوں اور مسیحؑ کی بیٹی کی خوب خدمت کروں۔ ان کے دل میں سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ اپنی بیگم کی ہر طرح سے خدمت کریں اور انہیں خوش رکھیں اور وہ صرف اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لخت جگر ہیں۔ یہ سبق انہوں نے اپنے عالی مرتبت والد حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی سے سیکھا تھا۔

نواب صاحب مرحوم و مغفور نے مال پیدا کرنے میں بے شک بڑی محنت اور کوشش کی لیکن ان کی زندگی میں میں نے بعض واقعات ایسے دیکھے جن سے میں نے محسوس کیا کہ سچے اور پکے مومن کی طرح انہیں اپنی ذات کے لئے مال سے محبت نہ تھی۔ چنانچہ پچھلے دنوں ان کا کئی لاکھ کا کلیم جانچ پڑتال میں آکر تمام کا تمام کٹ گیا اور صرف ساڑھے چار ہزار روپیہ رہ گیا۔ جب ان کے وکیل مکرمی شیخ نور احمد صاحب نے مجھے یہ بات بتلائی اور ساتھ ہی مجھے یہ بھی کہا کہ اس کلیم کے بحال ہو سکنے کی بظاہر کوئی امید نہیں تو میں سخت گھبرا گیا اور یہ خیال کر کے کہ دل کی ایسی خطرناک بیماری کے دوران ایسی پریشان کن خبر کہیں ان کے لئے مہلک ثابت نہ ہو میں اسی وقت ان کو تسلی دینے کے لئے ماڈل ٹاؤن ان کی کوٹھی پر پہنچا۔ لیکن جب میں وہاں پہنچا تو حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور کو معمول کی طرح مطمئن پایا۔ اور جب میں نکر مندانہ لہجہ میں ان سے اظہار ہمدردی کرنے لگا۔ اور کچھ تجاویز جو کلیم کی بحالی کے لئے میرے ذہن میں تھیں ان کا ذکر کرنے لگا۔ تو انہوں نے نہایت بے پرواہی سے فرمایا۔ کہ ملک صاحب! کوئی فکر کی بات نہیں۔ سب معاملہ اپنے وقت پر ٹھیک ہو جائیگا۔ چنانچہ اپیل کی آخری عدالت میں ان کا سارا کلیم بحال ہو گیا۔ گو ظاہری حالات میں اس کے بحال ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ اس بارہ میں میری اس گفتگو کے وقت محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب بھی موجود تھے۔

حضرت نواب صاحب مغفور باوجود اس کے کہ ایک بہت بڑے رئیس کے بیٹے تھے اور جب انہوں نے ہوش کی آنکھیں کھولیں تو نوکروں اور خدام کی ایک فوج کو اپنے اردگرد پایا۔ اور تنعم اور تعیش کے سب لوازمات موجود تھے لیکن وہ دل کے بڑے ہی غریب تھے۔ ساری عمر وہ غریبوں سے محبت کرتے رہے اور غریب ہی ان کے دوست تھے امیروں سے انہوں نے کبھی سروکار نہ رکھا۔

طالب علمی میں بھی ان کا یہی حال تھا۔ اور جب بڑے ہوئے اور دولتمند بھی ہوئے تب بھی ان کا یہی حال رہا۔ وہ بڑے فخر اور خوشی سے مجھے سنایا کرتے تھے کہ جب ان کے والد محترم حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ نے محلات کی زندگی پر لات مار کر اور کھیر پور رہوانی میں تعیش و عشرت کے سب سامانوں کو تیاگ کر خدا کے مسیحؑ کے در کی غلامی اختیار کی اور قادیان میں آکر رہائش پذیر ہوگئے تو انہیں ایک معمولی سا مکان رہائش کے لئے ملا۔ وہ مکان اتنا چھوٹا تھا کہ نواب صاحب مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ پہلے ہم تینوں بھائی

یعنی میاں عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم خود میاں صاحب رضی اللہ عنہ اور میاں عبدالرحیم خاں صاحب زمین پر سوتے تھے۔ پھر ہمیں ایک چارپائی دی گئی۔ جس پر میں اور میرے چھوٹے بھائی میاں عبدالرحیم خاں صاحب خالد اکٹھے سوتے تھے یہ شاید انہی قربانیوں کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازا۔

حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب خدا تعالیٰ کے نہایت شاکر بندے تھے۔ اور غالباً یہ ان کے کیریکٹر کا سب سے نمایاں پہلو تھا۔ میں نے ان پر تنگی کی حالتوں کو بھی دیکھا اور اس حالت کو بھی جب ان کی سالانہ آمدنی ہزاروں تک پہنچ چکی تھی۔ وہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے نہیں تھکتے تھے۔ میں نے بلا مبالغہ ان گنت مرتبہ ان کی زبان سے یہ فقرہ سنا۔ کہ ملک صاحب! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑے ہی احسان کئے ہیں۔ میں ان احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ ان کے عبد شکور ہونے کا بہترین منظر میں نے ان کی لمبی اور خطرناک بیماری میں دیکھا میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس خطرناک اور لمبی بیماری کے دوران جبکہ ان کے جسم کا کوئی ایک انچ بھی ایسا نہ رہا تھا۔ جس کو ٹیکوں سے نہ چھیدا گیا ہو۔ اور جب ڈاکٹر صاحبان ان کے دل کی بیماری کے پیش نظر یہ بات سننے کے لئے بھی تیار نہ تھے کہ نواب صاحب موصوف چند دن سے زیادہ زندہ بھی رہ سکتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ بھی ان کے منہ سے کوئی شکایت کا کلمہ نہ سنا۔ اور بیسیوں مرتبہ میں نے اس بیماری میں ان کے موہنہ سے یہ فقرہ سنا۔ کہ خدا کے مجھ پر بے انتہا احسان ہیں۔ جن کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا۔

جیسا کہ میں نے اوپر بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ پنجوقتہ نماز باجماعت کے نہایت شدت کے ساتھ پابند تھے۔ میں نے اپنی زندگی کے پچاس سال ان کے ساتھ گذارے۔ میں ایمانداری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی طرح تمول اور تنعم میں پرورش پایا ہوا نماز کا ایسا پابند انسان ساری عمر میں نہیں دیکھا وہ جہاں کہیں ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ تبدیلی صحت کے لئے پہاڑ پر بھی جایا کرتے تھے تو ان کی کوٹھی کا ایک کمرہ ہمیشہ نماز باجماعت کے لئے مخصوص ہوتا تھا۔ نہایت باقاعدگی سے پانچ وقت اذان ہو کر نماز باجماعت ہوتی تھی۔ انہوں نے زندگی کے آخری سال لاہور میں گذارے اور شاید سارے شہر لاہور میں صرف ان کی کوٹھی ہی تھی۔ جہاں پانچ وقت باجماعت نماز کے علاوہ ماڈل ٹاؤن کے احباب نماز جمعہ بھی ادا کرتے تھے۔ اور وہاں حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی ہوتا تھا۔ جن حالات میں حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب نے پرورش پائی ان کو دیکھتے ہوئے ان کا ایسا پابند صوم و صلوٰۃ ہونا ان کے باخدا انسان ہونے کی ایک زندہ دلیل ہے۔

ان کا ایک نمایاں وصف مہمان نوازی بھی تھا۔ وہ اپنے احباب کی دعوتیں کر کے جتنے خوش ہوتے تھے۔ اور کسی بات سے اتنا خوش نہ ہوتے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مہمان نوازی کو اسلامی اخلاق میں ایک نہایت بلند مقام حاصل ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر اشارۃً ذکر کیا ہے۔ حضرت نواب صاحب مرحوم دل کے غریب۔ غریب دوست اور غریب نواز انسان تھے۔ لیکن حق بات کہنے میں وہ ایک نڈر مومن تھے اور حق گوئی میں وہ کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہی بیباک حق گوئی جب کبھی جائز حدود سے تجاوز کر کے کسی کی دل آزاری کا موجب ہوتی تھی۔ تو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے اور جس بھائی کو ان سے تکلیف پہنچی ہوتی تھی اس سے معافی مانگنے میں بھی وہ ویسے ہی دلیر تھے۔ بعض صورتوں میں انہیں اپنے ادنےٰ ملازمین سے بھی معافی مانگنے میں عار نہ ہوتی تھی۔

ان کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ ان کی اولاد دیندار اور سلسلہ کی خادم ہو۔ اور جس طرح ان کا اپنا جسمانی رشتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے اسی طرح ان کی ساری اولاد کا بھی خونی تعلق حضور علیہ السلام سے قائم ہو۔ اسی خواہش کے مدنظر انہوں نے اپنے سارے بچوں اور بچیوں کے رشتے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کئے۔ اپنے بچوں کے رشتہ کے انتخاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق کے مقابلہ میں کسی دنیوی دولت یا وجاہت کو پرکاہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

خدا کا یہ سچا اور پکا مومن بندہ اور ایک غریب۔ سادہ اور شاکر دل رکھنے والا اور اپنے رب کے غریب بندوں پر شفقت کرنے والا بندہ ۶۶ سال اس جہان ناپائیدار میں رہ کر آخر ۱۸ ستمبر کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ آج سے قریباً ایک ماہ قبل جب میں مری میں تھا اور اخبار الفضل سے ان کی موجودہ بیماری کا مجھے علم ہوا تو میں نے انہیں ایک محبت بھرا خط لکھا۔ جس کا جواب انہوں نے ماہ اگست کے وسط میں اپنے قلم سے مجھے لکھا۔ یہ خط شاید دنیا میں ان کا آخری خط تھا۔ اس میں انہوں نے یہ احساس کرتے ہوئے بھی کہ اب وہ زندگی کی آخری منزلیں طے کر رہے ہیں۔ کسی قسم کے فکر یا گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا ہوا تھا۔ حالانکہ کئی اہم خانگی فرائض ان کی نگرانی کے محتاج تھے۔ اس خط میں انہوں نے مجھے لکھا۔ کہ "اب چل چلاؤ کے اشارے ہو رہے ہیں (یعنی سفر آخرت کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارے ہو رہے ہیں۔) اور صرف ایک خواہش کا اظہار کیا ہوا تھا۔ کہ دعا کریں میری اولاد نیک اور دیندار ہو۔ ان کی وفات سے صرف چند دن قبل میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں۔ میرا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا۔ کہ کہیں یہ رؤیا حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب کی وفات کے متعلق ہی نہ ہو۔ کہ ... نواب صاحب مرحوم و مغفور سچ مچ فنا فی المسیح تھے۔ یہ رؤیا میں نے صاحبزادہ عالی مقام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ الرحمٰن کو بھی لکھدی تھی۔ اور حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب کی وفات سے صرف ایک دن پہلے خط سے مجھے آپ کا جواب بھی مل گیا تھا۔ اسی طرح حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے صرف ایک دن پہلے یہ خواب میں نے محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کو بھی سنا دی تھی۔ اور انہوں نے صدقہ بھی کروا دیا تھا۔ آہ! حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب کی وفات سے بہت سے نیک دل مجروح ہوئے ہیں۔ مگر خدا کی تقدیریں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں میاں صاحب کی روح پر ہوں۔ آمین

# ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر یعنی "حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ نمبر" ۱۳۲ صفحات پر مشتمل مورخہ ۳۰ ستمبر کو پوسٹ ہو رہا ہے۔ یہ نایاب رسالہ پھر نہ مل سکے گا اس لئے جو دوست اسے حاصل کرنا چاہیں۔ وہ یا تو بہت جلد چھ روپے بھیج کر رسالہ کے سال بھر کے خریدار بن جائیں یا پھر ڈیڑھ روپیہ خاص نمبر کی قیمت اور چار آنے محصول ڈاک وغیرہ کے لئے بھیج کر رسالہ طلب فرمائیں (مینیجر الفرقان ربوہ)

# ضروری تصحیح

(۱) الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۱ء میں جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس کے پہلے صفحہ کے تیسرے کالم میں ایک فقرہ "بے شک یہ بڑی بات ہے" کی بجائے غلطی سے "بے شک یہ بڑی بات ہے" شائع ہو گیا ہے۔

(۲) صفحہ ۳ کالم ۳ کی پہلی سطر میں یہ شائع ہوا ہے کہ "یہ اتنا بڑا نقصان ہے" دراصل یہ فقرہ یوں ہے "یہ اتنا بڑا نشان ہے" احباب ان ہر دو غلطیوں کی اصلاح فرمالیں۔ (ادارہ)



# درخواست دعا

مکرم ملک عزیز احمد صاحب مستقل طور پر ربوہ آ گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ ان کا اس جگہ آنا بابرکت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو کامل طور پر شفا بخشے۔ بوجہ صاحب فراش ہونے کے کہیں آ جا نہیں سکتے۔ وہ دارالصدر غربی میں ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب والے مکان میں مقیم ہیں۔

(خاکسار محمد سعید پریذیڈنٹ دارالرحمت غربی ربوہ)

# خدام الاحمدیہ کے اعلانات

**ضروری اعلان** } دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں گریجوایٹ آفس سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار دفتری کام کا تجربہ رکھنے والا ہو۔ نیز انگریزی میں خط و کتابت بھی کر سکے۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۵ - ۵ - ۱۰۰ - ۶ - ۱۳۰ - EB - ۸ - ۱۷۰ - EB - ۱۰ - ۲۲۰ ہوگا۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس حسب قواعد تنخواہ کا ۲۵ فیصد ملے گا۔

امیدوار پورے مضامین کا گریجوایٹ ہو۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جائیں۔ انٹرویو کے لئے تاریخ بعد میں مقرر کی جائے گی۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے اخراجات پر آنا ہوگا۔ ریٹائرڈ دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ مگر ضروری نہیں کہ انہیں گریڈ دیا جائے بلکہ بالمقطع الاؤنس مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

**خدام!** } سال رواں کے گیارہ ماہ گزر چکے ہیں۔ کیا آپ نے خدام الاحمدیہ کے تمام چندوں کا بجٹ پورا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو ادائیگی کی فکر کریں تا آپ بقایا دار شمار نہ ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

**گمشدہ رسید بک** } مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ رسید بک مجلس خدام الاحمدیہ ۲۵۸۹ جس کی ۴۸ رسیدیں کٹ چکی ہیں گم ہو گئی ہیں۔ اس لئے احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ اس پر کسی قسم کی ادائیگی نہ ہو۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

**ایک ضروری اطلاع** } ۱۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کے خدام کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کریں۔

۲۔ سالانہ اجتماع میں خدام کی شمولیت کے لئے درخواست فارم پُر کرنا ضروری ہوگا۔ جس پر قائد مقامی کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کے قائدین کرام اجتماع میں شامل ہونیوالے خدام کی تعداد کے مطابق دفتر مرکزیہ سے فارم منگوا لیں۔ جو ہر خادم اجتماع کے موقعہ پر اپنے ہمراہ لائے گا۔ اور اس کے ذریعہ دفتر بیرون سے اجتماع میں داخلہ حاصل کرے گا۔

۳۔ ربوہ۔ چنیوٹ اور احمد نگر کے تمام خدام کی اجتماع میں شمولیت لازمی ہے۔

۴۔ ایسے خدام جو کسی وجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہو سکتے ہوں وہ اپنے صدر محترم کے نام اپنی درخواستیں قائد کی تصدیق کے ساتھ ۷ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(منتظم دفتر بیرون اجتماع خدام الاحمدیہ)

**علمی مقابلے سالانہ اجتماع ۱۹۶۱ء** } حفظ قرآن کریم کا مقابلہ ان حصے میں سے ہوگا۔ جو دوران سال حفظ کیا گیا ہوگا۔

(سید جواد علی مہتمم تعلیم)

## دعائے مغفرت

عزیزم نذیر احمد خاں صاحب کی بیوی ایک ہفتہ بیمار رہ کر ۱۳/۹/۶۱ کی صبح کو اپنے مولا کریم کو جا ملیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

(محمد بخش سکول ماسٹر ضلع مظفر گڑھ)

## اعانت الفضل

مکرم شیخ شریف احمد صاحب جنرل مینجر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد مجریہ الفضل ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء پڑھ کر دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔

دوسرے احباب بھی الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

## اعلان نکاح

برادرم سید احمد حسین صاحب بخاری (نائب ایڈیٹر شہباز پشاور) کے نکاح کا جناب خان شمس الدین خاں امیر جماعت احمدیہ پشاور نے عزیزہ امۃ العزیز بیگم بنت مولوی عبدالکریم صاحب اسمبلی ہال پشاور کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں مورخہ ۴ اگست بعد نماز جمعہ اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت فرمائے۔ (محمد طفیل خان ... شاہد)

---

## صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات



# ضروری اطلاعات

**۱۔ آرمی میں باقاعدہ کمشن** } تیسواں پی ایم اے لانگ کورس۔ شرائط: انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۱/۱/۶۲ کو ۱۷ تا ۲۲ درخواستیں ۱۳/۱۰/۶۱ تک مجوزہ فارم میں بنام پی اے ڈائرکٹوریٹ پی اے ۳ (اے) ایڈجوٹنٹ جنرل برانچ جنرل ہیڈ کوارٹرس راولپنڈی۔ فارم دفتر کالج یا دفتر روزگار سے لیں (پ۔ ٹ ۲۰/۹/۶۱)

**۲۔ پی ڈبلیو ریلوے کلرک** } سٹورز برانچ۔ کراچی کینٹ۔ ٹائپسٹ کلرک۔ اسامیاں ۱۷۰ ڈپو کلرک ۲۷۵۔ تنخواہ علاوہ الاؤنس ہر قسم ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰ بصورت ایف اے بی اے ٹائپ کی شرط ندارد عمر ۱/۱۰/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵

درخواست مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ بمعرفت دفتر روزگار ۳۰/۱۰/۶۱ تک بنام ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو آر۔ کراچی کینٹ

پ۔ ٹ۔ ۲۰/۹/۶۱

**۳۔ سٹینو ٹائپسٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے** } اسامیاں ۸۔ تنخواہ ۱۲۵-۲۲۵ علاوہ الاؤنسز

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج۔ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۱۰۰ تا ۱۲۰ ٹرانسکرپشن ۳۰ تا ۴۰۔ عمر ۹/۱۲/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵۔ بصورت گریجوایٹ ۳۰ تک

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں ۹/۱۲/۶۱ تک بنام ڈپٹی جنرل مینجر (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرس آفس ایمپرس روڈ لاہور

**(۴) سینیٹری انجینئرنگ** } پوسٹ گریجوایٹ ۹ ماہ کا کورس بسلسلہ ایم ایس سی سینیٹری انجینئرنگ۔ لاہور کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی۔ درخواستیں ۲/۱۰/۶۱ تک بنام ڈاکٹر اصغر حمید صاحب گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور۔ مجوزہ فارم انہی سے لیں۔ مالی امداد بصورت قرضہ حسنہ ڈیوٹی سوسائٹی سے۔

پ۔ ٹ ۲۳/۹/۶۱

**۵۔ گریڈ ٹو کلرک سٹیٹ بنک:** سکیل تنخواہ ۹۰-۵-۱۰۰-۷½-۱۵۰-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۵۵۔ گرانی الاؤنس۔ ہاؤس الاؤنس وسواری الاؤنس علاوہ فرسٹ وسیکنڈ کلاس گریجوایٹس کو ۲-۱ زائد)

شرائط: میٹرک فرسٹ وسیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۷/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۲ (بصورت نان گریجوایٹ) ۲۵ بصورت گریجوایٹ۔ تحریری امتحان وانٹرویو

درخواستیں ۷/۱۰/۶۱ تک مجوزہ فارم میں بنام مینیجر سٹیٹ بنک آف پاکستان پوسٹ بکس ۲۰۶ لاہور (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۱)

**۶۔ وائی (Y) کیڈٹ سکیم** } آٹھواں داخلہ۔ تنخواہ دوران ٹریننگ -/۲۵ بعد ٹریننگ -/۱۰۰ راشن وردی وراہائش سرکاری

سپیشل کورس آرمی ایجوکیشن سکول مری میں۔ پی اے سپیشل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن امتحان پاس کرنے پر باقاعدہ کمیشن کے لئے پی ایم اے میں داخلہ۔ انتخاب بذریعہ انٹر سروسز سلیکشن بورڈ کوہاٹ یا ڈھاکہ۔ شرائط: بیٹے یا متوسلین فوجی ملازمین (حاضر ڈیوٹی و ریٹائرڈ)۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ۱/۱۲/۶۱ کو ۱۷ تا ۲۰۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۱/۱۰/۶۱ تک فارمیں آرمی رکروٹنگ آفس سے (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۱)

**۷۔ ڈال میکنگ ٹریننگ کورس** } پہلا کورس ۶/۱۱/۶۱ تا ۲/۱۲/۶۱ کراچی میں۔ دوسرا ۴/۱۲/۶۱ تا ۳۰/۱۲/۶۱ لاہور میں۔ اوقات ۹ بجے تا ۱ بجے اور ۳ بجے تا ۶ بجے۔ فیس -/۲۰ روپے اوزاروں کی قیمت -/۲۰

درخواستیں بہ ضرورت کورس اول بنام مینیجر نیشنل سمال انڈسٹریز کارپوریشن پی۔ آر ۱/۲۹ اندل روڈ کراچی ۱/۱۰/۶۱ تک اور بنام مینیجر سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔ ویسٹ پاکستان پٹیالہ ہاؤس دی مال لاہور ۱/۱۱/۶۱ تک (پ۔ ٹ ۲۸/۹/۶۱) (ناظر تعلیم)

## درخواست دعا

خاکسار بوجہ آنکھ پر پھوڑا نکلنے کے بیمار ہے اور میری اہلیہ صاحبہ بوجہ بخار و بے خوابی کے بہت تکلیف میں ہے۔ خاکسار کی طرف سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درویشان قادیان واحباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے (حافظ عزیز احمد چنیوٹ)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

**نمبر ۱۳۲۸۵:** مسماۃ شکیلہ اختر بنت میاں محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ ڈاکخانہ کولوٹولہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کلکتہ میں ایک مکان کا نصف حصہ قیمت اندازاً ۶ ہزار روپیہ

(۲) زیور طلائی 〃 ۶ ہزار روپیہ

میزان ۱۲ ہزار روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مجھے کرایہ وغیرہ سے ۱۳۰/- روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی حق مہر اپنے خاوند سے پا چکی ہوں۔

الامۃ: شکیلہ اختر

گواہ شد: محمد صدیق بانی والد موصیہ ۷ کولوٹولہ کلکتہ

گواہ شد: منیر احمد برادر موصیہ 〃 〃

گواہ شد: زبیدہ بیگم والدہ موصیہ 〃 〃

**نمبر ۱۳۲۸۶:** مسماۃ ناصرہ یاسمین بنت میاں محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ کولوٹولہ سٹریٹ ڈاکخانہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) کلکتہ میں ایک مکان کا نصف حصہ قیمت اندازاً ۶ ہزار روپیہ

(۲) زیورات طلائی قیمتی اندازاً ۶ ہزار روپیہ

میزان جملہ ۱۲ ہزار روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ مجھے کرایہ وغیرہ سے ماہوار مبلغ ۱۳۰/- روپیہ آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔

الامۃ۔ ناصرہ یاسمین۔

گواہ شد: محمد صدیق احمد والد موصیہ ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

گواہ شد۔ زبیدہ بیگم والدہ موصیہ ۷ کولوٹولہ کلکتہ۔

گواہ شد۔ منیر احمد برادر موصیہ

**نمبر ۱۳۲۸۷:** مکرم حمید احمد ولد محمد خواجہ صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ و ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط المرقوم ۲۲ مئی ۱۹۶۱ء

العبد: حمید احمد اردو گلی نزد باز ار حیدرآباد دکن۔ گواہ شد: حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد دکن ۲۲/۵/۶۱۔ گواہ شد: مرزا احمد اللہ خان مکان ۱۲۰-۸-۷ ریڈ ہل حیدرآباد دکن۔

**نمبر ۱۳۲۸۸:** مکرم سید محمد عقیل ولد سید محمد اسمٰعیل مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن حیدرآباد دکن ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد ۵۵/- روپے پچپن روپیہ جو بطور پنشن مجھے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . و اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط المرقوم ۲۸ مئی ۱۹۶۱ء

العبد: سید محمد عقیل فرحت گڑھ مکان ۵-۱۹۰ حیدرآباد دکن۔

گواہ شد: خاکسار حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد دکن۔

گواہ شد: محمد عبد الحی (موصی) اسیکرٹری لوکل فنڈ جماعت احمدیہ مقیم رشید بڑی فیکٹری جلال کوچہ حیدرآباد دکن۔

**نمبر ۱۳۲۸۹:** مسماۃ سادہ بیگم زوجہ محمد احمد صاحب غوری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے: الف جائیداد طلائی (۱) چندن ہار ۱۵ تولہ (۲) نیکلس ۴ تولہ (۳) کڑے دو جوڑی ۶ تولہ (۴) بالی دو جوڑی ۸ تولہ (۵) انگوٹھی چھ عدد ۴ تولہ (۶) چوڑیاں آٹھ عدد ۸ تولہ۔ کل زیور طلائی چالیس تولہ (۴۰) جس کی موجودہ قیمت ۱۳۵/- روپیہ فی تولہ کے حساب سے ۵۴۰۰/- روپیہ ہے (ب) علاوہ ازیں زر مہر مبلغ ۱۱۰۰/- روپیہ ہے۔ ان دونوں کی مجموعی قیمت ۶۵۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ المرقوم ۱۷ مئی ۱۹۶۱ء

الامۃ: سادہ بیگم

گواہ شد: حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج حیدرآباد دکن

گواہ شد: محمد معین الدین احمدی چنچتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر حیدرآباد دکن۔

**نمبر ۱۳۲۹۰:** مکرم مسمی محمد اسحٰق تنویر ولد محمد عبد الرحیم صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چار مینار ڈاکخانہ حویلی ضلع حیدرآباد دکن صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ کوئی مستقل آمدنی ہے۔ البتہ بارہ روپے بچیس نئے پیسے ماہوار رعایتی وظیفہ منجانب حکومت آندھرا پردیش ملتا ہے۔ اس موجودہ ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اگر کوئی آمدنی یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میری وفات کے بعد جس قدر زر و زمین یا کسی قسم کی کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین فقط والسلام

العبد محمد اسحٰق تنویر احمدی عفی عنہ آر ایم۔ او کوارٹر دواخانہ یونانی چار مینار۔ ڈاکخانہ حویلی حیدرآباد دکن

گواہ شد۔ حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج حیدرآباد ۱۶/۶/۶۱ گواہ شد محمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

## مجالس انصار اللہ کراچی و سابق سندھ کا سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اول)

مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ناظم انصار اللہ حیدرآباد ڈویژن اور مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم انصار اللہ خیرپور ڈویژن بھی اجتماع میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ پھر کراچی کے مقامی خدام نے بھی مختلف اجلاسوں میں سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہو کر روحانی تربیت کے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔

اجتماع کے دو دنوں میں آٹھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درسوں کے علاوہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر حبیب علیہ السلام اور دیگر اہم دینی اور تربیتی موضوعات پر فاضلانہ تقاریر ہوئیں۔ علاوہ ازیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے نیز مجلس شوریٰ کا اجلاس اور تقریری مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ مزید برآں انصار نے والی بال، رسہ کشی اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔ پھر ناظم اعلیٰ علاقائی، ناظم اعلیٰ کراچی اور ناظمین کے انتخابات بھی عمل میں آئے۔

اجتماع کی دونوں راتوں میں نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ جس میں دنیا بھر غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں مانگی گئیں۔

(اجتماع کی کسی قدر مفصل روئداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

## لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ایسے کامل خدا سے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو اسلام نے پیش کیا ہے زیادہ وقعت رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور صلیب کی لعنتی موت سے ان کو بچا لیا۔ حالانکہ آپ اسلام کے نزدیک ایک بشر تھے اگرچہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقبول بشر تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی تھی اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسے بینات دیئے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔

کیا یہ عبرت کی بات نہیں ہے کہ تجسم اختیار کرنے میں تو یسوع مسیح قادر مطلق تھا مگر تجسم کو قائم رکھنے کے لئے اس کی تمام قدرت مفقود ہو جاتی ہے اور باوجود فریاد و فریاد کرنے کے بھی آپ بقول اناجیل صلیب پر بے جان تیاگ دیتے ہیں اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ بقول اناجیل نہ تو آپ کی ہڈیاں توڑی گئیں اور نہ تین گھنٹے سے زیادہ آپ صلیب پر رہے حالانکہ ایک معمولی انسان بھی کئی کئی دن تک صلیب پر زندہ رہتا تھا اور اس کی ہڈیاں توڑنی پڑتی تھیں۔

کیا یہ الوہیت ہے جس کا نمونہ بیٹے خدا نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ یسوع مسیح مر کر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا تھا تو یہ صرف افسانہ نوازی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کی کوئی غیر جانبدارانہ شہادت موجود نہیں ہے بلکہ موجودہ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ کو صلیب پر سے زندہ ہی اتار لیا گیا تھا اور آپ کے ماننے والوں کی حکمت عملی سے آپ کو تین دن زیر علاج رکھ کر چند روز مخفی طور پر رکھا گیا اور پھر آپ یہودیوں کے خوف سے اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ دیس سے کہیں دور ملک میں سفر کر گئے اور جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک چشموں والے پہاڑی مقام میں پناہ دی

وآوینٰھما الٰی ربوۃ ذات قرار و معین

اور یہ مضبوط شہادتوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ پہاڑی مقام کشمیر تھا۔ اور سرینگر محلہ خانیار میں آپ کی قبر موجود ہے۔

ہم پادری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آیا جو نقشہ عیسائیت نے مسیح کا بنا رکھا ہے وہ کسی مقدس ذات کا نقشہ ہے یا وہ نقشہ جو قرآن کریم نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا پیش کیا ہے۔

اسلام میں توحید کے معنی یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد کامل قادر مطلق خدا ہے اور باقی جو کچھ بھی ہے اس کی مخلوق ہے۔ چونکہ عیسائی اسلام کی پیش کردہ توحید کے مقابلہ میں کوئی توحید کا نظریہ پیش نہیں کر سکتے اور انہوں نے بت پرست اقوام کی تقلید میں ایک عاجز انسان کو خیالی خدا بنا لیا ہوا ہے اس لئے اب وہ تین اقنوموں والی حکایات کے مطابق تین میں ایک خدا اور ایک میں تین کامل خدا بنا کر گویا توحید باری تعالیٰ کی مضحکہ اڑاتے ہیں۔ اور اس کو ثابت کرنے کیلئے دور از قیاس اور خیالی باتیں پیش کرتے ہیں جنکی سمجھ نہ آنے پر حقیقت سے ہٹ ...







اسلامی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!